

## 39829- گھر کی خریداری کے لیے سودی بینک سے قرض حاصل کرنا

### سوال

میں گھر کی خریداری کے لیے بینک سے قرض حاصل کرنا چاہتا ہوں، یہ مندرجہ ذیل طریقہ سے حاصل ہوگا:

1- میں ترقیاتی بینک میں (رہائش کے لیے قرضے میا کرنے والا بینک) شرکت کروں گا اور چار سال تک ماہنے 182 دینار ادا کروں گا یعنی مجموعی طور پر 8736 دینار، اور یہ رقم 10000 دینار ہو جائیگی (یعنی جمع کروانی کی رقم + فوائد = دس ہزار دینار)

2- مجھے بینک سے میں ہزار دینار تک کا قرض لینے کا حق حاصل ہے، اور اس کی ادائیگی 6.75% زائد کے ساتھ تیرہ برس کی مدت میں ہوگی۔

3- اس پر مستر ادیہ کہ میں ہزار دینار کا تکمیلی قرض بھی ہے جو 8.25% فیصد زائد کے ساتھ ہوگا۔

گھر کی تعمیر ہونے کے بعد قرض کی ادائیگی تک میں بینک سے وہ گھر کرایہ پر لوں گا، اور ادائیگی کے بعد میری ملکیت بن جائے گا، اور ادائیگی کی مدت تیرہ سے پندرہ برس تک ہے، اس کا حکم کیا ہے؟

### پسندیدہ جواب

سودی لین دین کرنا کبھی ہے گناہوں میں سے ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس لین دین پر بہت سخت اور شدید قسم کی وعید بیان کر کھی ہے۔

اسی بارہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَسَے ایمان وَالوَاللَّهُ تَعَالَیٰ سے ڈراؤر جو سود باتی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم سے اور کپے مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ رہنے کے لیے تیار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ کرو تو اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے۔﴾ البقرۃ (278-279)۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُوَ لُوگ جو سود خور ہیں وہ کہر سے نہ ہو گئے مگر اس طرح جس طرح ایک شیطان کے چھوٹے سے خبیث بنا یا ہوا شخص کھڑا ہوتا ہے، یہ اس لیے کہ وہ یہ کام کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے، جو شخص اپنے پاس اللہ تعالیٰ کی آئی ہوئی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لیے وہ ہے جو گرچکا، اور اس کا محاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے، اور جو کوئی پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لٹا وہ جسمی ہے، ابیسے ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔﴾ البقرۃ (275)۔

اور حدیث سے ثابت ہے کہ:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خور اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔“ صحیح بخاری محدث نمبر (5962)۔

سودخوروہ ہے جو سودے یعنی والے کو سود کھلانے والا کہتے ہیں، اس معاملہ میں جس کے متعلق سوال کیا گیا ہے، آدمی اور بنک دونوں سود کھانے اور کھلانے والے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"آدمی ایک درہم سود کا کھانے اور اسے علم ہو (کہ یہ سود کا ہے) تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں 36 چھتیس زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے"

اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3375) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"سود کے بہتر 72 باب اور قسمیں ہیں ان میں سے سب سے کم تر آدمی کا اپنی سگی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے"

اسے امام طبرانی رحمہ اللہ نے طبرانی الاوسط میں روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3537) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور پھر علماء کرام کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ جو قرض بھی نفع لانے وہ حرام ہے، ابن قدمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

(بہر وہ قرض جس میں زیادہ لینے کی شرط رکھی جائے وہ بغیر کسی اختلاف کے حرام ہے، ابن منذر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں):

سب کا اس پر اجماع ہے کہ قرض دینے والا جب قرض حاصل کرنے والے کے سامنے زیادہ یا بدیہی کی شرط رکھے اور اس شرط پر اسے قرض دیا تو یہ زیادہ یہاں سود ہے)

اور ابن کعب، ابن عباس، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ نفع لانے والے قرض سے منع کیا کرتے تھے۔

دیکھیں: المغنى ابن قدمۃ المقدسی (436/6).

دوم:

اور آپ کا ادائیگی تک کرایہ دارہ بنا اور ادائیگی کے بعد مالک بنایہ بھی حرام ہے، ایسا کرایہ جو ملکیت پر ختم ہو کی حرمت کا بیان سوال نمبر (14304) کے جواب میں گزرا چکا ہے، لہذا اس کا مطالعہ ضرور کریں۔

مختصر یہ کہ یہ معاملہ اور لین دین حرام ہے، اور یہ اور پیچے کئی ایک اندھیرے میں، اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے سود کے معاملہ میں شدید قسم کی وعید اور سزا ثابت ہو جانے کے بعد سودی لین دین کرنے میں سستی اور کاملاً کامظاہر کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس کی قطعی حرمت ثابت ہے، بلکہ مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ حلال تلاش کرے، کیونکہ ہر وہ جسم جو حرام پر پلا اور اس سے پروارش پائی ہو اس کے لیے آگ زیادہ بہتر اور اولی ہے، اور پھر جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز ترک کی اللہ تعالیٰ اسے اس کا نعم البدل اور اس سے بہتر عطا فرماتا ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

رہائش کے لیے سادہ سامکان بنانے کے لیے بنک سے سودی قرض حاصل کرنے میں اسلامی حکم کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

بنک وغیرہ سے سود پر قرض حاصل کرنا حرام ہے، چاہے وہ قرض کھروغیرہ کی تعمیر کے لیے ہو یا پھر کھانے پینے اور اخراجات اور بس یا علاج معاہجہ کے لیے ہو، یا پھر تجارت اور کمائی کے لیے یا کسی اور مقصد کے لیے حاصل کیا جائے سب برابر ہے۔

اس کی دلیل سود سے منع کرنے والی آیات کا عuumم ہے، اور جن احادیث میں اس کی حرمت بیان ہوتی ہے اس کا عuumم بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔

اور اسی طرح بنک وغیرہ میں سود پر مال رکھنا بھی جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

دیکھیں: فتاویٰ الجیع الدائمة للجھوٹ العلییہ والافاء (385/13).

واللہ اعلم۔